

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنحضرت ﷺ سے قربت کا وہ رشتہ ہے جو سب سے بلند ہے۔

جنت اصل میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگئی تو وہی ایک مومن کے لئے جنت ہے

وہ احمدی جو اچھی طرح نظام جماعت میں پروئے گئے ہیں
قربانیوں کی عظیم الشان مثالیں قائم کرتے ہیں

وقف جدید کے 52 ویں سال کا اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے 31 لاکھ 75 ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی ہے
جو کہ گزشتہ سال کی وصولی سے ساڑھے سات لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ مورخہ 9 جنوری 2009ء بمطابق 9 صلیح 1388 ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ - إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ -
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ - صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ -

آج کا مضمون شروع کرنے سے پہلے میں گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

گوکہ کافی تعداد نے بلکہ اکثریت نے میرے گزشتہ خطبہ سے اس بات کو سمجھ لیا ہوگا۔ جماعتی لڑپچڑ میں بھی اس کا ذکر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ درود شریف کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام اور تعلق۔ بعض لوگوں نے سوال اٹھایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو بدرجہ اولیٰ آنحضرت ﷺ کی آل میں شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ احادیث میں آنحضرت ﷺ کی طرف سے مسیح و مہدی کے بڑے مقام اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ پیار کے انداز کا ذکر بھی ملتا ہے۔ سوال کرنے والے کی یہ سوچ بالکل ٹھیک ہے بیشک آنحضرت ﷺ کے اس روحانی فرزند کے بارہ میں آپ ﷺ کے اپنے الفاظ سے اس کی وضاحت ملتی ہے لیکن کیونکہ میں محرم کے حوالے سے باتیں کر رہا تھا اس لئے شیعہ حضرات اور سنی حضرات کے نظریات تک محدود رہا اور اس لحاظ سے ان کو توجہ دلائی کہ محرم میں اگر یہ دونوں اس بات کو سمجھ لیں کہ ہم امت مسلمہ ہیں اور آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد پیش نظر رہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے تو ایک دوسرے کے خلاف کینے اور بغض اور مار دھاڑ اور قتل و غارت کی بجائے آپس میں پیار و محبت کی فضا جنم لے۔ ایک دوسرے کے خون کی حفاظت اور مسلمان ہونے کی نشانی کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے کہ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَرَّمَ مَالَهُ وَدَمَهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ (صحیح مسلم۔ باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا اله الا الله جز 1 صفحہ 119)۔ فرمایا کہ جس نے اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کے جان اور مال قابل احترام ہو جاتے ہیں۔ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ کہہ کر فرمایا کہ باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اس سے کیا سلوک کرنا ہے۔ یہ اسلام میں ایک دوسرے کے لئے خون کی حفاظت ہے اور جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ کہہ دیا چاہے اس نے جان کے خوف سے ہی کہا، اس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کے بعد تم نے اس کا خون کیا تو تم اس کی جگہ پر ہو گے اور وہ تمہاری جگہ پر ہوگا۔

پس ایک مسلمان کے خون کی یہ حفاظت ہے جو آنحضرت ﷺ نے فرمائی اور اگر کلمہ کی اہمیت اور درود شریف کی اہمیت کا تمام مسلمانوں کو احساس ہو جائے تو محرم کے دنوں میں آج کل جو یہ حرکتیں ہوتی ہیں یہ کبھی نہ ہوں۔ لیکن مسلمانوں کی یہ بد قسمتی ہے کہ اس بات کو نہیں سمجھتے اور گزشتہ دنوں کی اخباروں میں جو خبریں آتی رہی ہیں وہ اس بات کی شاہد ہیں کہ جو باتیں میں نے مسلمانوں کے حوالے سے اس محرم کے مہینے کے بارے میں کہی تھیں کہ شیعہ سنی ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں، ان دنوں یعنی محرم میں خاص طور پر صحیح ثابت ہوئی ہیں۔ بہر حال یہ

تو ان لوگوں کے فعل ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو نہیں مانا، آنحضرت ﷺ کے اس روحانی فرزند کو نہیں مانا جس کے بارہ میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب وہ ظاہر ہو تو خواہ کھٹنوں کے بل برف کی سلوں پر چل کر جانا پڑے تو تب بھی جانا اور اسے میرا سلام کہنا۔ پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام ہے وراسی طرح اور بہت سی احادیث ہیں جن سے آنے والے مسیح سے آنحضرت ﷺ کے خاص پیار کا اظہار ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنحضرت ﷺ سے قربت کا وہ رشتہ ہے جو سب سے بلند ہے۔

گزشتہ خطبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس رویاء کا میں نے ذکر کیا تھا کہ حضرت فاطمہ الزہراءؑ نے آپؑ کا سر اپنی گود میں ایک ماں کی طرح رکھ لیا تھا جبکہ آنحضرت ﷺ اور آپؑ کی پیاری بیٹی کا خاندان بھی سارا وہاں موجود تھا تو یہ اس طرف اشارہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپؑ کی آل میں شامل ہو چکے ہیں اور پھر آپؑ کو یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب ایک دفعہ آپؑ شدید بیمار ہوئے (دعویٰ سے پہلے کا ذکر ہے)۔ تو جو دعا سکھائی گئی اور الہاماً بتائی گئی اس میں درود شامل تھا اور شفاء کے لئے کہا گیا کہ اس کو کرو اور وہ یہ تھا کہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔ اس الہام میں بھی علیؑ کے صلہ کے بغیر آل محمد کا ذکر ہے۔ یہ ذکر فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو آنحضرت ﷺ کے قریب کر دیا۔ ہمارے نزدیک تو آپؑ آنحضرت ﷺ کی آل میں سب سے قریب ترین ہیں۔ کیونکہ حضورؑ نے آپؑ کو براہ راست شامل فرما دیا۔ پس چاہے غیر اس کو مانیں یا نہ مانیں لیکن ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام براہ راست اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی آنحضرت ﷺ کی آل میں شامل ہیں، خود آنحضرت ﷺ نے شامل فرمایا ہے، جیسا کہ میں نے ذکر کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ مقام اس عشق و محبت کی وجہ سے آپؑ کو ملا جو آپؑ کو آنحضرت ﷺ سے تھا۔ یہ مقام آپؑ کو اس محبت کے نتیجے میں ملا جو آنحضرت ﷺ پر درود بھیج کر آپؑ نے حاصل کیا اور جو آپؑ کو اس سے محبت تھی۔

پس اس حوالے سے آج جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ جب مسلمانوں میں بھی آپس میں رنجشیں اور دوریاں نظر آ رہی ہیں تو درود بھیجیں اور بہت درود بھیجیں۔ کیونکہ ہم زمانے کے اس امام کو ماننے والے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے براہ راست آنحضرت ﷺ کی آل میں شامل فرمایا ہے۔ مسلمانوں کے جو اپنے ذاتی مفاد ہیں ان کا حال تو ہم آج کل دیکھ ہی رہے ہیں۔ جبکہ فلسطین پر اسرائیل کی ظالمانہ بمباری کے باوجود مسلمان ممالک نے احتجاجاً بھی پُر اثر آواز نہیں اٹھائی۔ اِکَاؤْکَا آوازیں اٹھتی ہیں اور وہ بھی نرم زبان میں، بلکہ ہلکی آواز میں۔ ان کے

مقابلہ میں یہاں مغرب میں بعض عیسائی تنظیموں نے بھی اور اشخاص نے بھی زیادہ زور سے اسرائیل کے رد عمل پہ اظہار کیا ہے۔ اسرائیل نے جو بمبارمنٹ کی ہے اور جو مستقل کر رہے ہیں اور جو جنگ جاری ہے، اس پہ ان کا رد عمل مسلمان ملکوں کی نسبت زیادہ پُر زور ہے۔ پس جب عمومی طور پر یہ مسلمان ممالک بے حس ہو گئے ہیں ہمارا فرض بنتا ہے کہ درود اور دعاؤں سے مسلمانوں کی مدد کریں۔

پس میں دوبارہ یہی کہتا ہوں کہ دعاؤں پر بہت زیادہ زور دیں کیونکہ ہم جو مسیح محمدیؐ کے ماننے والے ہیں، ہمارا ہتھیار اور سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بارہ میں فرمایا ہے کہ اسی سے انشاء اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کی فتح ہونی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ میں نے کہا، آج کا جو دوسرا مضمون ہے اب اس طرف آتا ہوں۔ سب جانتے ہیں کہ جنوری کے پہلے یا دوسرے جمعہ پہ وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے اور گزشتہ سال کی قربانیوں کا مختصر ذکر بھی پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن اس ضمن میں رپورٹ پیش کرنے سے پہلے اس بارہ میں کچھ عرض کروں گا ایک مومن کا کیا کام ہے، کس طرح اس کو قربانیاں کرنی چاہئیں، انفاق فی سبیل اللہ کیا ہے، ہمارے عمل کیا ہونے چاہئیں؟ قرآن کریم میں سورۃ حدید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الْمُسَدِّقِيْنَ وَالْمُسَدِّقَاتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَعَّفُ لَّهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ (الحديد: 19) یقیناً صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے مال میں اللہ کو قرضہ حسنہ دیا ان کا مال ان کے لئے بڑھایا جائے گا اور انہیں عزت والا بدلہ دیا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی ایک جگہ وضاحت کی ہے کہ خدا تعالیٰ کو تو تمہارے روپے پیسے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس نے خود ہی اپنے پر فرض کر لیا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو تو وہ اس کو قرضہ حسنہ سمجھ کر لوٹائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے پیار کا اظہار ہے کہ باوجود غنی ہونے کے جس کو کسی انسان کے پیسے کی کوئی احتیاج یا حاجت نہیں ہے لیکن جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ مجھ پر قرض ہے اور میں اسے لوٹاؤں گا۔ ایسے قرض لینے والوں کی طرح نہیں جو قرض تولے لیتے ہیں اور واپس کرنا بھول جاتے ہیں۔ اللہ کہتا ہے کہ میں وہ لوٹاؤں گا۔ پس مالی قربانی چاہے وہ کسی بھی رنگ میں ہو، خدا تعالیٰ اس کی قدر کرتا ہے۔ جب دین کی اشاعت کے لئے مالی قربانی کی جا رہی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر پذیرائی حاصل کرنے والی ہوتی ہے کہ اس کے بارہ میں انسان سوچ بھی نہیں سکتا، اس کا احاطہ نہیں کر سکتا

بشرطیکہ وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور اس زمانے میں جب دنیا، دنیاوی اور مادی خواہشات کے پیچھے لگی ہوئی ہے، قربانی کرنے والے یقیناً اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کر کے اللہ تعالیٰ سے بہترین شکل میں اس قرض کے بدلے وصول کرنے والے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جو صرف پرانے قصے ہیں، یا کہانیاں ہیں یا پرانے قصوں میں واقعات ہو کرتے تھے یا ہم نے قرآن شریف میں پڑھ لیا ہے، اس کا تجربہ نہیں ہے بلکہ اس زمانے میں بھی ہم میں سے کئی ہیں جو اس بات کو مشاہدہ کرتے آئے ہیں اور مشاہدہ کر رہے ہیں۔ پس یہ بھی اُن انعاموں میں سے ایک انعام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد ایک احمدی کو ملا۔ اور اس بات پر احمدی اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے اور یہ ایک احمدی کی شکرگزاری ہی ہے کہ باوجود نامساعد حالات کے ہر سال احمدی کی قربانی کی مثالیں روشن تر ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ اس سال ساری دنیا میں جو اکنامک کرائسز (Economic Crises) ہو اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں احمدی پیچھے نہیں ہٹے۔ ایک احمدی یہ پرواہ نہیں کرتا کہ میرا گزارا کس طرح ہوگا۔ فکر ہے تو یہ کہ ہمارے چندے کا وعدہ پورا ہو جائے۔ جبکہ دوسروں کا کیا حال ہے اس کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے اسی سورۃ حدید میں ہی ایک اور اگلی آیت میں کھینچا ہے اور ساتھ ہی اس میں مومنوں کو یہ بھی وارننگ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں کبھی سستی نہ دکھانا۔ چاہے وہ عبادات ہیں یا مالی قربانیاں ہیں یا دوسرے فرائض ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر فرض کئے گئے ہیں۔ کیونکہ حقیقی زندگی وہی ہے جو آخرت کی زندگی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِعْلَمُوا اَنَّ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُمْ وَّ زِينَةٌ وَّ تَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَهُ مُضْفَرًا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا۔ وَ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعٌ الْغُرُوْرُ (الحديد: 21) کہ جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سچ دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا یہ زندگی اُس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار کے دلوں کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے اور پھر تو اُس فصل کو سبز ہوتا ہوا دیکھتا ہے۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب مقدر ہے۔ نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی ہے جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکہ کا ایک عارضی سامان ہے۔

پس آج ہم دنیا پر نظر پھیریں تو اسلام کی تعلیم کے مطابق حقیقی رنگ میں اگر کوئی جماعت

من الحیث الجماعت خرچ کر رہی ہے تو جماعت احمدیہ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتی ہے یا قربانیاں دیتی ہے۔ باقی دنیا اگر کچھ کر بھی رہی ہے تو بہت معمولی۔ اور ہر ایک کھیل کود اور نفس کی خواہشات کی تکمیل میں لگا ہوا ہے۔ بہت ساری بدعات اور رسومات نے مسلمانوں میں راہ پالی ہے۔ جو دنیاوی رسومات ہیں شادی بیاہ ہیں، ان پر دکھاوے کے لئے بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔

اس بارہ میں میں جماعت کو توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ بعض اوقات احمدیوں کی طرف سے احمدیوں کے بارے میں بھی شکایات آجاتی ہیں۔ اس زمانہ کے امام کو مان کر اگر ہم بھی دوسروں کی دیکھا دیکھی اپنے ماحول کے پیچھے چلتے رہے اور اس مقصد کو بھول گئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا مقصد ہے تو پھر ہم میں سے وہ لوگ جو یہ مقصد بھول رہے ہیں انہیں لوگوں میں شمار ہوں گے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور یہ ایسا ذریعہ ہے جو انسان کی پیدائش کے اعلیٰ مقصد کو بھلا دے۔ اور اگر زمانے کے امام کو ماننے کے بعد بھی ہم میں مال اور اولاد اور دنیا داری کا فخر رہے اور عبادتوں اور قربانیوں کو ہم بھول جائیں تو اللہ تعالیٰ نے جو اجر کریم فرمایا ہے، اس کے حقدار بھی نہیں ٹھہریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مال تو تمہیں میں نے دے دیا اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ مال اور دولت جمع کر کے صرف اپنی بڑائی کا اظہار کرتے ہو یا واقعتاً اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے تو اجر عظیم پاؤ گے، اجر کریم پاؤ گے، ایک معزز اجر پاؤ گے۔ اگر نہیں تو یہ دنیاوی مال ہمیشہ رہنے والی چیز نہیں ہے۔ یہ تو اس فصل کی طرح ہے جو سرسبز ہو، لہلہاتی ہوئی ہو تو بہت اچھی لگتی ہے اور اس فصل کو دیکھ کر اس کا مالک اس پر بہت سی امیدیں رکھتا ہے۔ مستقبل کی خواہشات پوری کرنے کے منصوبے بنا رہا ہوتا ہے لیکن جب وہ پکتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے طوفان آئے، بارش آئے، آندھی آئے اسے بکھیر دیتا ہے اور مالک کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا۔ پس اس مثال سے ایک مومن کو بھی سمجھایا کہ تم دنیاوی چیزوں کے پیچھے نہ پڑو جن کا انجام مایوسی کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے اور جو خدا کو یاد نہیں رکھتے، بالکل بھول گئے، ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت کا عذاب اس کے علاوہ ہے ذکر کیا ہے۔ پس مومن کو کہا کہ تمہارا کام خدا تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی رضا کے حصول کی کوشش ہونا چاہئے اور یہی ایک حقیقی مومن کی نشانی ہے۔ ورنہ یہ دنیا جتنی بھی خوبصورت لگے اس کے ساز و سامان، اس کا مال جتنا بھی دل کو بھائیں انجام اس کا دھوکہ ہی ہے، ناکامی ہی ہے۔ پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ

لِّلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ۔ ذَلِكُمْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (الحديد: 22) کہ اپنے رب کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنت کی طرف بھی جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے اسے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

پس مومن کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے رب کی مغفرت کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اس جنت کو حاصل کرنے والے اور اس کے وارث ٹھہرتے ہیں جو اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی صورت میں نظر آتی ہے اور اگلے جہان میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ ایک مومن کے لئے مقدر کی ہے جو خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر کام اور فعل کرتا ہے۔ مومن ایک ایسی جنت کا وارث بنتا ہے جو زمینی بھی ہے اور آسمانی بھی۔ اس دنیا میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوتے دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی خوش ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

مجھے بیسیوں خطوط آتے ہیں جو اپنی مالی قربانی کے ذکر کے بعد یہ بتاتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں اس قربانی کے بعد سکینت پیدا کی۔ کس طرح ان کے مال میں اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی۔ کس طرح ان کی اولاد کی طرف سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ تو یہ اس دنیا کی جنت ہی ہے جو ایک مومن کو ملتی ہے۔ جس کے نظارے ایک مومن دیکھتا ہے اور پھر جب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے مومن اس دنیا میں دیکھتا ہے تو آخرت کی جنت پر یقین مزید مضبوط ہوتا ہے۔ تبھی تو گزشتہ دنوں مجھے کسی جگہ کے سیکرٹری مال نے لکھا کہ ایک صاحب 2 جنوری کو میرے پاس آئے کہ آج وقف جدید کے اوپر خطبہ آئے گا تو یہ میرا وعدہ ہے گزشتہ سال سے اتنا بڑھا کر پیش کر رہا ہوں اور پہلی رسید تم میری کاٹنا۔ تو یہ شوق بھی اسی لئے ہے کہ ان کو یقین ہے کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کی رضا ملتی ہے۔ تو یہ جو ایمان ہے، یقین ہے یہ اس سے مضبوط ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگلے جہان میں جو دے گا اس کا تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہاں یہ بات کہہ کر کہ جَنَّۃٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ یہ نکتہ بھی بیان فرما دیا کہ مومن کے لئے جنت کی وسعت زمین و آسمان کی وسعت جتنی ہے۔ یعنی اس کی کوئی حد اور انتہا نہیں ہے اور جنت کیا ہے۔ پہلی آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ جنت اگر زمین و آسمان تک پھیلی ہوئی ہے۔ پوری کائنات کو ہی اس نے گھیرا ہوا ہے تو پھر دوزخ کہاں ہے؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب دن ہوتا ہے تو

رات کہاں ہوتی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل باب حدیث رسول قیصر الی رسول اللہ ﷺ۔ جزو 34 صفحہ 31)

یعنی جنت اور دوزخ کوئی دو جگہیں نہیں ہیں بلکہ دو حالتیں ہیں۔ خدا کو بھولنے والوں کو جہاں دوزخ نظر آئے گی وہیں نیک اعمال والے جنت کے نظارے کر رہے ہوں گے۔ رخ اور زاویہ بدل جانے سے اس کی حالت مختلف ہو جائے گی۔ جس طرح آج کل بعض تصویریں ہوتی ہیں ذرا سا اینگل بدلتے ہیں تو ڈائمنیشن چینج ہو جاتی ہے۔

پس ایک مومن خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول پر نظر رکھتے ہوئے جہاں جنت کا وارث بنتا ہے وہاں غیر مومن اور صرف دنیا پہ نظر رکھنے والا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر اپنی عاقبت خراب کر رہا ہوتا ہے۔ پس جنت اصل میں جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی تو وہی ایک مومن کے لئے جنت ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ کے لئے اس کے حصول کی کوشش کی طرف متوجہ رکھے ہماری عبادتیں اور ہماری قربانیاں اللہ تعالیٰ کے فضل کو سمیٹنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں ذلک فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ کہہ کر ہماری توجہ اس طرف پھیری کہ بے شک جنت ان لوگوں کے لئے ہے جن پر اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرماتا ہے اور وہ اللہ اور رسول پر ایمان لاتے ہیں اور جنہوں نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کو مانا جن کا اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے مطابق ظہور ہوا۔ تو وہیں یہ بھی سمجھایا کہ اس فضل کو مستقل رکھنے کے لئے اپنے اعمال پر بھی نظر رکھنا۔ اسی لئے دوسری جگہ یہ دعا بھی سکھائی کہ ایمان کی مضبوطی کے لئے اور اعمال پہ قائم رہنے کے لئے یہ دعا بھی کرتے رہو کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً۔ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران: 9)۔ اب ایمان اور ہدایت کے بعد اے اللہ تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا۔ کبھی ہمیں یہ خیال نہ آئے کہ ہم بڑی قربانیاں کرنے والے ہیں۔ کبھی دنیا کی چمک دمک ہمیں راستے سے ہٹانے والی نہ بن جائے۔ کبھی یہ خیال نہ آئے کہ جماعت کے متفرق چندے ہیں، ہمارے پہ ایک بوجھ ہے۔ ہمیشہ یہ سوچ رہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس زمانے میں ہمیں اللہ تعالیٰ پہلوں سے ملاتے ہوئے اپنے دین کی خاطر قربانیوں کی توفیق دے رہا ہے۔ یہ فضل عظیم جو ہم پر ہوا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ نسل بعد نسل قائم رکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ”چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔ پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں اور اس میں پھر غفلت نہ ہو“۔

آج گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر وہ احمدی جو اچھی طرح نظام جماعت میں پروئے گئے ہیں قربانیوں کی عظیم الشان مثالیں قائم کرتے ہیں، بعضوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ لیکن دنیا میں اکثر جگہ نئے شامل ہونے والوں میں سے، نو مبائعین کی مالی قربانی کی طرف توجہ نہیں اور ان کو شامل نہیں کیا گیا، کوشش نہیں کی گئی جس طرح کوشش کی جانی چاہئے تھی۔ اور یہ بھی میرے نزدیک جماعتی نظام کی کمزوری ہے۔ اگر نظام جماعت شروع دن سے کوشش کرتا تو کچھ نہ کچھ چاہے ٹوکن کے طور پر ہی لیں، قربانی کی عادت ڈالنی چاہئے تھی۔ جہاں کوشش ہوئی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے نتیجے نکلے ہیں۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نئے آنے والوں پر ان کی کسی نیکی کی وجہ سے یہ فضل فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لیا۔ اب اس فضل کو اپنی زندگی کا مستقل حصہ بناتے ہوئے اور عبادات کے ساتھ اپنے ایمان میں ترقی کی بھی انتہائی ضرورت ہے۔

اس طرح بچوں کو بھی زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے کسی نہ کسی چندے کی تحریک میں ضرور شامل کرنا چاہئے اور اس کے لئے میں نے گزشتہ سال کہا تھا کہ وقف جدید میں بچوں کو زیادہ شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ جماعتوں کو بھی اور والدین کو بھی اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ کوشش اور تعاون کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود مشکل حالات کے جماعت کا قدم ترقی کی طرف ہی ہے۔ اگر ایک جماعت نے کچھ سستی دکھائی ہے تو دوسری جماعت نے اس کی کمی کو پورا کر دیا۔ لیکن اگر جماعتیں مزید توجہ کریں تو جو اعداد و شمار سامنے آئے ہیں اس سے لگتا ہے کہ اس میں خاص طور پر شامین کی تعداد کے لحاظ سے مزید گنجائش ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کیا جائے۔ چاہے وہ معمولی رقم دیں کیونکہ اس سے ہم ایمان میں ترقی کے مقصد کو حاصل کرتے ہیں۔

اب میں وقف جدید کے حوالے سے کچھ اعداد و شمار پیش کروں گا۔ گزشتہ سال جو گزر گیا وہ 51 واں سال تھا اور اب 52 واں سال شروع ہو گیا۔ اس میں تمام دنیا کی جماعتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر 31 لاکھ 75 ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی ہے جو کہ گزشتہ سال کی وصولی سے ساڑھے سات لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمد للہ اور ہمیشہ کی طرح دنیا بھر کی جماعتوں میں پاکستان اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی پوزیشن پہ ہے۔ وقف جدید کے چندہ دہندگان میں پاکستان نے اس سال 10 ہزار نئے چندہ دینے والوں کا اضافہ کیا ہے۔ پاکستان کی

اکثریت غریب ہے۔ اور ان پہ بھی وہی مثال صادق آتی ہے جس کا ایک حدیث میں ذکر آتا ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک درہم ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا۔ پوچھا کس طرح؟ فرمایا کہ ایک شخص کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم چندہ دے دیا جب تحریک کی گئی اور دوسرے کے پاس لاکھوں درہم تھے اس نے اس میں سے ایک لاکھ درہم دیا گو کہ اس نے زیادہ رقم دی لیکن قربانی کے لحاظ سے وہ ایک درہم بڑھ گیا۔

(مسند احمد بن حنبل - باقی مسند المکثرین - حدیث نمبر 8573)

اسی طرح پاکستان میں اکثریت غریب لوگوں کی ہے۔ اسی طرح افریقہ کے بعض ممالک ہیں تو بہت سارے ایسے ہیں جن کے پاس معمولی رقم ہوتی ہے اس میں سے چندہ دے کر قربانی کر رہے ہوتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ وہ کس طرح چندہ دیتے ہیں اور کس طرح پھر گزارا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین اجر عطا فرمائے۔

امریکہ دوسرے نمبر پر ہے۔ انہوں نے گو تعداد میں 256 کا اضافہ کیا ہے لیکن ان کی وصولی گزشتہ سال سے بھی تقریباً 80 ہزار کم ہے۔ شاید ڈالر کی قدر میں کمی کی وجہ سے کم ہو گئے ہوں گے۔ تو اب ان کے شامل ہونے والوں کی کل تعداد 8 ہزار 276 ہے۔

یورپ اور امریکہ وغیرہ امیر ممالک کے وقف جدید کے یہ چندے انڈیا اور افریقہ کے ممالک میں مساجد مشن ہاؤس اور لٹریچر اور دوسری جماعتی اخراجات پر خرچ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان ملکوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ رقم کے لحاظ سے بھی اضافہ ہو اور تعداد کا جو اضافہ ہے یہ تو بہر حال ضروری ہے ہی۔ میں نے ناصرات اور اطفال کو توجہ دلائی تھی، میرے خیال میں یہ 256 کا جو اضافہ ہوا ہے یہ ناصرات اور اطفال کی کوشش ہے، جماعت کی کوشش نہیں ہے۔ بہر حال یہ خوش آئند چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ آنے والی نسلوں میں یا چھوٹے بچوں میں مالی قربانی کی روح پیدا ہو رہی ہے۔

تیسرے نمبر پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ ہے۔ انہوں نے بھی (یعنی آپ نے جو سامنے بیٹھ ہوئے ہیں) اس سال 86 ہزار پاؤنڈ زیادہ ادائیگی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہونے والوں کی تعداد میں بھی 1382 کا اضافہ ہوا ہے اور کل چندہ دہندگان کی تعداد 14 ہزار 519 ہو گئی ہے۔ ماشاء اللہ برطانیہ کی جماعت بھی اب آگے بڑھنے والوں میں شامل ہے اور تیزی سے آگے بڑھنے والوں میں شامل ہے۔ یہ تعداد ایک تو جرمنی سے آنے والوں کی وجہ سے بڑھی ہے اور کچھ ناصرات اور اطفال کی وجہ سے بڑھی ہوگی۔

کینیڈا جو ہمیشہ سے پانچویں نمبر پر رہا ہے اب چوتھے نمبر پر آ گیا ہے انہوں نے بھی ایک لاکھ 80 ہزار کی زائد وصولی کی ہے اور 378 نئے شامل کئے ہیں اور 13 ہزار 325 ان کی کل تعداد ہے۔ ان کا جو دفتر اطفال ہے یعنی بچیاں اور بچے وہ اللہ کے فضل سے زیادہ فعال ہے۔

جرمنی چوتھے سے پانچویں پوزیشن پر چلا گیا ہے۔ گو 32 ہزار یورو کا اضافہ ہوا ہے لیکن چندہ دہندگان میں 1387 کی کمی ہے۔ جو ان کے اور شعبہ مال کے خیال میں اس لئے ہے کہ ان میں سے بہت سارے لوگ جرمنی سے یہاں آ گئے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں کچھ کوشش میں بھی کمی ہے۔

چھٹے نمبر پر ہندوستان کی جماعتیں ہیں۔ ان کی وصولی بھی اپنے لحاظ سے 17 لاکھ روپے پچھلے سال کی نسبت زیادہ ہے اور شامیلین ایک لاکھ 16 ہزار 120 ہیں۔ ہندوستان کو بھی اب میں کہتا ہوں کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر اب ہر جماعت کو خود اپنے آپ کو سنبھالنا چاہئے۔ ابھی تک تو یورپ اور امریکہ سے مدد کی جاتی تھی ہو سکتا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے کہ مدد نہ ہو سکے۔ اسی طرح افریقن ممالک کو بھی خود اپنے آپ کو سنبھالنا چاہئے۔

انڈونیشیا کا ساتواں نمبر ہے ان کا بھی 32 ہزار پاؤنڈ کا اضافہ ہے اور 829 افراد کا اضافہ ہے اسی طرح بیلجیئم، فرانس، سوئٹزرلینڈ آٹھویں، نویں اور دسویں پوزیشن پر ہیں۔

چندہ دینے کے لحاظ سے امریکہ دنیا میں نمبر 1 پر ہے۔ ان کا چندہ 78.92 پاؤنڈ ہے۔ پھر فرانس ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ ہے۔ پھر برطانیہ ہے۔ پھر بیلجیئم ہے۔

افریقہ کی جماعتوں میں نائیجیریا اس سال تحریک جدید میں بھی اول تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں بھی اس کی پہلی پوزیشن ہے اور سب سے اچھی بات ان کی یہ ہے کہ گزشتہ سال ان کے چندہ دہندگان 13 ہزار 729 تھے اس سال انہوں نے 10 ہزار اور 69 کا اضافہ کیا ہے اور یہ بڑا اضافہ ہے، ماشاء اللہ، ان کی 23 ہزار 700 تعداد ہے لیکن یہاں بھی مزید گنجائش ہے۔

پھر غانا ہے یہاں بھی 3 ہزار 776 نئے شامل ہوئے ہیں۔ پھر بوریو کینا فاسو ہے۔ بینن ہے، سیرالیون ہے۔ وقف جدید کے مالی نظام میں چندہ دینے والوں کی کل تعداد اللہ کے فضل سے 5 لاکھ 37 ہزار سے اوپر چلی گئی ہے اور اس سال 27 ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ بعض ممالک کی رپورٹس مکمل نہیں ہیں۔ اس لئے تعداد میں یہ اضافہ آخری نہیں کہا جاسکتا۔ جیسا کہ میں پہلے بھی ایک دفعہ کہہ چکا ہوں کہ بچوں کو توجہ دلائیں، بچوں میں جتنا

اضافہ ہوتا ہے اگر اس کا نصف بھی ہر جماعت اپنے میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے تو تعداد کہیں زیادہ بڑھ سکتی ہے بچوں کی طرف سے بے شک پچاس پینس ہی ادا کریں لیکن ان کو ایک عادت ہونی چاہئے۔ اسی طرح نومبائین ہیں ان کو بھی ٹوکن کے طور پر دینے کی بھی عادت ڈالیں اور وقف جدید میں ان کو شامل کریں۔ بعض اور ممالک بھی ہیں جن میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ مڈل ایسٹ کی جماعتیں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں کے میدان میں بہت زیادہ آگے بڑھ رہی ہیں۔ ان میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو پہلی دس پوزیشنوں پہ ہے۔

انگلستان کی وصولی کے لحاظ سے جو پہلی دس جماعتیں ہیں، ان میں ووستر پارک، لندن مسجد، سٹن، ٹوٹنگ، نیو مالڈن، انر پارک، ویسٹ ہل، بیت الفتوح آٹھویں نمبر پر، ہنسلو نارٹھ، نویں نمبر پر، میچم دسویں نمبر پر ہے۔ امریکہ کی جو پہلی پانچ جماعتیں ہیں ان میں نمبر 1 سیلیکان ویلی، لاس اینجلس ایسٹ، شکاگو ویسٹ، ڈیٹرائٹ اور پانچویں نمبر پر لاس اینجلس ویسٹ۔

پاکستان کے بالغان کا جو چندہ ہے اس میں پہلی تین جماعتیں ہیں لاہور نمبر 1، کراچی نمبر 2 اور ربوہ نمبر 3 اور پھر اضلاع میں پہلی دس جماعتیں ہیں۔ سیالکوٹ، راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، نمبر 7 میرپور خاص آٹھویں نمبر پر ملتان 9 سرگودھا اور دس گجرات۔

وہاں کیونکہ دفتر اطفال کا علیحدہ انتظام رکھا جاتا ہے اس کے لحاظ سے بچوں میں پہلی پوزیشن لاہور کی ہے، دوسری کراچی کی (وہی بالغان والی ترتیب) اور تیسری ربوہ کی۔ اور اطفال میں اضلاع کے لحاظ سے نمبر ایک اسلام آباد ہے، نمبر 2 سیالکوٹ نمبر 3 گوجرانوالہ، نمبر 4 شیخوپورہ، راولپنڈی، فیصل آباد، میرپور خاص، سرگودھا، نارووال، اور گجرات، پاکستان میں بعض اور جماعتیں بھی ہیں جنہوں نے غیر معمولی قربانی کی ہے لیکن بہر حال ان کی پوزیشن نہیں ہے۔

جرمنی کی پہلی پانچ جماعتیں ہیں نمبر 1 پہ ہمبرگ، پھر گروس گراؤ، پھر ویزبادن، فرید برگ اور فرینکلنٹ۔ کینیڈا کی جماعتوں میں مجموعی لحاظ سے کیلگری نارٹھ ایسٹ نمبر 1، کیلگری نارٹھ ویسٹ، رچمنڈ ہل، ٹورنٹو سینٹرل، درہم، مارکھم، پیس ویلج ساؤتھ، ایڈمنٹن، پیس ویلج ایسٹ، سسکاٹون۔ انہوں نے کیونکہ اطفال کا بھی علیحدہ کیا ہوا ہے اس لئے اطفال کی پوزیشن یہ ہے۔ کیلگری نارٹھ ایسٹ، درہم، پیس ویلج ساؤتھ، بورڈ آف پیس، کیلگری نارٹھ ویسٹ، ٹورنٹو سنٹرل، ایڈمنٹن، پیس ویلج ایسٹ، پیس ویلج سنٹرل، وڈ برتج۔ تو یہ ان کی گزشتہ

سال کی مالی قربانیوں کی تمام فہرست ہے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور جماعت کی ترقی کی صورت میں بھی اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو بے انتہا پھل عطا فرمائے اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہر احمدی کا مقصد اور حتمی نظر رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دعاؤں کی بھی توفیق عطا فرمائے۔